اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل — قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

DAILY ALFAZL QADIAN

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۴ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳




# مسٹر کرشنا مورتی کے عجیب و غریب خیالات

مسز اینی بیسنٹ کے موعود مسٹر کرشنا مورتی حال ہی میں جب لاہور آئے تو انہوں نے ایک تقریر کی جس میں ایسے عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا کہ جنہیں کسی مذہب و ملت کا انسان بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا چنانچہ ہندو اور سکھ بھی ان کے خیالات کو غلط قرار دے کر ان کے خلاف اظہار نفرت کر رہے ہیں :۔

مسٹر کرشنا مورتی نے ایسے عقائد کے خلاف اظہار خیالات کیا ہے۔ جن پر دُنیا کے ہر مذہب کی بنیاد ہے۔ اور جو دُنیا کے کروڑہا انسانوں کے نزدیک ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہیں۔ مثلاً خُدا تعالےٰ کی ہستی۔ مذہب اور مذہبی راہ نماؤں کی ضرورت۔ مسٹر کرشنا مورتی نے خدا تعالےٰ کی ہستی کو فرضی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ :۔

"ہم خوف زدہ ہو کر اور ذاتی ضروریات کی وجہ اپنے دل میں خدا کا خیال فرضی طور پر بنا لیتے ہیں" حالانکہ یہ سراسر غلط اور بالکل بے بنیاد دعا ہے۔ معمولی عقل و سمجھ اور معمولی واقفیت رکھنے والا بھی کوئی انسان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جب سے دُنیا کی تاریخ میں ایسے برگزیدہ انسانوں کا پتہ چلتا ہے۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کی ہستی کو دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ دلائل اور شواہد کے ساتھ پیش کیا۔ اسی وقت سے یہ بھی ثابت ہے کہ باوجودیکہ ایسے انسان دُنیا کے مقابلہ میں تن تنہا ہوتے۔ کوئی چیز ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں خوف زدہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور انہوں نے ہر موقعہ پر ایسی جرأت اس قدر بہادری۔ اور اتنی شجاعت کا اظہار کیا۔ کہ کسی اور طبقہ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ایسے جری اور بہادر انسانوں کا نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہونا۔ بلکہ دوسروں کو قائل کر لینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ کسی خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا تصوّر ان کے ذہن نے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے ایک اتنی بڑی حقیقت کا اظہار ہر قسم کے خوف اور خطرہ کو دعوت دیتے ہوئے کیا جس سے بڑھ کر کوئی اور حقیقت ہو ہی نہیں سکتی :۔

پھر ان برگزیدہ انسانوں کے حالات زندگی پر نظر کرنے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے نہ صرف ذاتی ضروریات کی خاطر خدا کی ہستی کو پیش نہ کیا۔ بلکہ اس ہستی کی خاطر ہر ممکن سے ممکن قربانی کی۔ یہی تعلیم اپنے پیرؤوں کو دی۔ اور ان سے اس پر عمل کرایا۔ اگر نعوذ باللہ خدا کا خیال ایک فرضی چیز ہوتی۔ تو دُنیا قطعاً وُہ عظیم الشان انقلابات نہ دیکھ سکتی جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا پتہ بتانے والے انسانوں کی ان تھک کوششوں بے مثال قربانیوں اور بے غرض سرگرمیوں کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہُوئے۔ اور جنہوں نے انسانوں کو حقیقی معنوں میں انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا :۔

چونکہ خدا کی ہستی کے انکار کا لازمی نتیجہ مذہب اور مذہبی راہ نماؤں کی ضرورت کا بھی انکار تھا۔ اس لئے مسٹر کرشنا مورتی نے کہا :۔

"گورو اور روحانی لیڈروں نے ہماری جہالت اور بے وقوفی سے فائدہ اٹھایا۔ اور انسان کا یہ غلط خیال ہے۔ کہ گورو اس کی راہ نمائی کر سکتا ہے۔ اور گورو کو اصلیت تک پہنچانے کا طریق معلوم ہے" :۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ مسٹر کرشنا مورتی معمولی علم حاصل کرنے کے لیے تو ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی اُستاد ہو۔ اور وُہ ایک عرصہ یورپ میں دوسروں سے علم حاصل کرتے رہے ہیں۔ لیکن روحانیت اور مذہب کے متعلق اسی قسم کے طریقِ عمل کو جہالت اور بے وقوفی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں :۔

دراصل یہ نتیجہ ہے مذہب کی حقیقت سے کلیتہً ناواقفیت اور جہالت کا۔ اور پھر نہایت ہی عبرت ناک انجام ہے ان توقعات کا جو مسٹر کرشنا سے وابستہ کی گئی تھیں۔ کہا جاتا تھا۔ کہ وُہ موعود جس کی آمد کی خبر ہر مذہب و ملت میں پائی جاتی ہے۔ وُہ مسٹر کرشنا کی شکل میں جلوہ نما ہوگا۔ اور اسی غرض کو پیش نظر رکھ کر مسٹر کرشنا کی تربیت بھی کی گئی تھی۔ لیکن ہیناٹزم آخر بناوٹ ہی ہے۔ مسٹر کرشنا نے سرے سے مذہب کو ہی جواب دے دیا :۔

# مدینۃ المسیح

قادیان ۲ جنوری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کل سے گلے میں تکلیف اور نزلہ کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت اچھی ہے۔ آج دن میں سر درد کی شکائت رہی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے ؛



## قبر مسیح علیہ السلام کا اعلان یورپ میں

(۲)

میں ابھی بستر علالت پر ہوں احباب میری صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔
مجھے اس امر کی بہت خوشی ہے کہ میری تحریک بار آور ہو رہی ہے۔ کل کے "الفضل" میں دس احباب کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ آج محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب میرے پاس تشریف لائے۔ اور انہوں نے بھی اس تحریک کو پسند فرماتے ہوئے پانچ ہزار اشتہار کا خرچ اپنے ذمہ لیا۔ اور پندرہ روپے نقد اس غرض کے لئے عطا فرمائے جو دفتر محاسب میں جمع کرا دیئے گئے ہیں۔
اب صرف نو احباب کی ضرورت باقی ہے۔ جو اس تعداد کو پورا کردیں۔

خاکسار عرفانی

## اخبار احمدیہ

**اعلانات نکاح** (۱) حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے میری لڑکی سردار بیگم کا نکاح بعوض ۵۰۰ روپیہ حق مہر راجہ محمد افضل خان ولد راجہ صوبہ خانصاحب سکنہ کروی تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم سے ۳۰ر دسمبر کو پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے خاکسار غلام حسین سکنہ موضع بھوبڑ تحصیل چکوال (۲) بابو بدرالدین صاحب احمدی کمپ کلرک محکمہ نہر لدھیانہ کی لڑکی سردار بیگم کا نکاح بعوض تین صد روپیہ مہر میاں فضل کریم صاحب پسر چودہری الٰہی بخش صاحب احمدی ساکن موضع پوسی نزد دیالہ خورد ضلع ہوشیارپور خاکسار نے جماعت احمدیہ لدھیانہ کی موجودگی میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ خاکسار رشید محمد عبدالرحیم وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ (۳) رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری منیجر مبارک آباد اسٹیٹ سندھ کا نکاح حکیم ظفر احمد صاحب سنوری کے ساتھ بعوض مہر پانسو روپیہ ۲۸؍۱۲ کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ خاکسار نور محمد

**ولادت** خاکسار کے ہاں ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ تمام بزرگان جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز زچہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام قادر از دنیاپور ملتان

**درخواست دعا** میرا چھوٹا نواسہ محمد لطیف خان عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ میں سخت پریشان اور مشکلات میں ہوں۔ احباب دعا سے مشکور فرمائیں
خاکسار محمد خان احمدی

**تلاش گمشدہ** (۱) امیر بخش احمدی درزی ساکن کھنڈہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک قد میانہ رنگت گندمی کان ذرا لمبے منہ پر چیچک کے داغ عرصہ دو اڑھائی ۳ برس سے غائب ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا پتہ معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ غلام محمد مدرس بمقام کھنڈہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

# مغرب کے مادہ پرستوں میں نور ایمان کی ضیا پاشیاں

## امریکہ کی ایک نومسلم خاتون کے مخلصانہ مکتوب

جماعت احمدیہ کے مبلغین مغرب کے مادہ پرست لوگوں کے قلوب میں اسلام کی جو شمع روشن کر رہے ہیں۔ اس کی حرارت کا اندازہ کرنے کے لئے ہم دو خطوط کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔ جو ایک امریکن خاتون مسز Inez Cluff نے Oregon سے جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ کی خدمت میں تحریر کئے ہیں۔

(۱) السلام علیکم۔ آپ کا بیس ماہ حال کا مکتوب گرامی مجھے ملا۔ جس میں ایک خالی فارم بھی تھا۔ جسے دستخط کرنے کے بعد میں واپس ارسال کر رہی ہوں مسلم سن رائز میں جو مضامین درج ہیں۔ ان کو میں نے بہت دلچسپی سے پڑھا۔ بالخصوص "Mohammed in the Bible" کے موضوع پر آپ کے مضمون نے میرے دل کے بہت سے شبہات دور کر دیئے۔ اور اسلام کے متعلق میں نے جو کچھ بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان سب پر میں صدق دل سے ایمان لاتی ہوں۔ مسلم سن رائز کا چندہ میں جونہی کہ میرے مالی حالات اجازت دیتے ہیں ارسال خدمت کروں گی۔ اور اس کے علاوہ جن کتب کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بھی حاصل کروں گی۔ میں بہت مشتاق بلکہ بے تاب ہوں کہ اس حیرت انگیز مذہب اسلام اور اس کی تعلیمات کے متعلق زیادہ سے زیادہ علم حاصل کروں۔

آپ کی مشفقانہ توجہ اور دعاؤں کے لئے آپ کی ممنون ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے خیر و برکت کی خواہاں ہوں۔

(۲) السلام علیکم۔ آپ کا نہائت ہی خوش آئند اور قیمتی خط جس کے ساتھ آپ نے ممبرشپ کا کارڈ بھی ارسال کیا ہے موصول ہوا اسے پاکر اور یہ معلوم کرکے کہ مجھے آپ نے اسلامی بہن کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ میرے جسم کے رگ و ریشہ میں ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ الحمد للہ آپ نے میرے لئے جو دعائیں کیں۔ ان کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میرا مصمم ارادہ ہے کہ اس حیرت انگیز رستہ پر مستقل مضبوط اور وفادار رہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہی وہ سچا راستہ ہے جس کی تلاش مجھے مدتوں سے تھی۔

مسلم سن رائز بھی مجھے پہونچ گیا ہے۔ اور بہت دلچسپ ہے بالخصوص آپ کا مضمون "بائیبل اور قرآن" بہت بصیرت افروز ہے۔ میں آپ کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت قائم کرکے بہت خوش ہوں گی۔ اور وقتاً فوقتاً ہدائت اور راہنمائی کے لئے آپ کو لکھتی رہا کروں گی۔ تا روحانی ترقی میں مجھے مدد ملتی رہے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ جس رشتہ میں آپ اور میں دونوں منسلک ہیں وہ تمام خونی رشتوں سے بڑھ کر ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل کرسکوں۔ صحیح معنوں میں صالحہ بن جاؤں۔ اور اللہ تعالےٰ کی مخلص اور وفادار کنیز ثابت ہوسکوں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس مبارک اور حیرت انگیز کام میں آپکو برکت عطا کرے۔ اور خیر و عافیت سے رکھے ؛

**احمدی جنتری ۱۹۳۹ء** برادر محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان بائیس سال سے متواتر احمدی جنتری شائع کررہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے ۱۹۳۹ء کی جنتری بھی شائع کی ہے۔ جس میں بہت کچھ تبلیغی مصالح بھی جمع کر دیا ہے۔ قیمت فی کاپی ۲ر اور ایک روپیہ کی دس کاپیاں

# حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نماز

## حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کی کیفیت کے متعلق جلسہ سالانہ میں جو تقریر فرمائی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:



(۲)

### رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے

ابھی مسجد مبارک کی توسیع نہیں ہوئی تھی۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ زندہ تھے اور وُہی امام الصّلوٰۃ ہوا کرتے تھے۔ اور اندر کے چھوٹے سے کمرے میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور مقتدی سب باہر کے کمرے میں کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفِ اول میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ اُن ایام کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دن غالباً نماز ظہر ہو رہی تھی۔ اور پہلی ہی رکعت تھی۔ یا تیسری رکعت تھی۔ کہ امام سجدوں کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور تمام مقتدی بھی کھڑے ہو گئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ سہو ہوا۔ کہ اب التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے۔ اور حضور التحیات میں بیٹھ گئے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے یہاں تک کہ امام اور مقتدی اللہ اکبر کہکر قومہ سے رکوع میں آ گئے۔ تب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ لوگ رکوع میں ہیں۔ اور آپ بھی اُٹھ کر رکوع میں شامل ہو گئے۔ اور جب امام نے سلام پھیرا۔ آپ نے بھی سلام پھیر دیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کو آگے بلایا اور نماز کے اندر اپنے رکوع میں ملنے کا واقعہ سُنایا اور دریافت کیا۔ کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ آیا میری چار رکعتیں پوری ہوئیں۔ یا نہ ہوئیں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے موقعہ پر آدمی کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر رکوع میں مل جائے اور میں نے دیکھا۔ کہ عموماً امام رکوع میں اتنی دیر لگاتا ہے۔ کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف روایات پیش کیں۔ کہ اس طرح بھی جائز ہے۔ اور اس طرح بھی جائز ہے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے جب پوچھا گیا۔ تو انہوں نے عرض کیا۔ میں ان مسائل کو نہیں جانتا جو حضورؑ نے کیا۔ وُہی درست ہے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو اپنی زندگی کے آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک عاشقانہ رنگ کا تعلق محبت تھا۔ اور حضور کا ہر فعل و حرکت انہیں دلربا معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کی رائے سُننے کے بعد اپنا فیصلہ دیا۔ اور فرمایا۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے۔ کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی بغیر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ نمازی امام کے پیچھے ہو۔ یا منفرد ہو۔ ہر حالت میں اس کو چاہیئے۔ کہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔ مگر امام کے واسطے ضروری ہے۔ کہ جب وُہ سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے۔ تو چاہیئے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ تاکہ مقتدی سُن بھی لے۔ اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا رہے۔ یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے۔ کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وُہ سُن بھی لے۔ اور پڑھ بھی لے۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وُہ اُمّ الکتاب ہے۔ لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وُہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے۔ آخر رکوع میں آ کر ملا ہے۔ اور اس سے پہلے نہیں مل سکا۔ تو اس کی رکعت ہو گئی۔ اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس نے رکوع کو پا لیا۔ اس کی رکعت ہو گئی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اور تاکید کی کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں۔ اور اصل نماز وُہی ہے۔ مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں آکر ملا ہے۔ تو چونکہ دین کی بنا آسانی اور نرمی پر ہے۔ اس واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کی رکعت ہو گئی ایسا شخص رکوع میں ملنے والا سورۃ فاتحہ کے پڑھنے سے منکر نہیں۔ بلکہ دیر میں پہونچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے۔ کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے۔ اور میرا جی نہیں چاہتا کہ میں اُسے کروں۔ اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پا لیا۔ اور ایک حصہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے۔ تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ رخصت پر عمل کرے۔ ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے۔ اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے۔ تو اس کی نماز ہی فاسد ہے۔

سُبحان اللہ۔ اس امام حکم و عدل کا فیصلہ ہر امر میں کیسا ناطق۔ اور صاف۔ اور صحیح ہے۔ اور دلوں میں گھر کرنے والا۔ اور تمام شبہات کو مٹا دینے والا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس امام کو اس واسطے بھیجا۔ کہ تمام اختلافی مسائل میں فیصلہ کر دے۔ اور ہر ایک اختلاف کو مٹا دے۔ اور تیرہ سو برس کے جھگڑوں کا خاتمہ کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں یہ حکم ہے۔ کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہو تو تم چپ کر کے سُنو۔ اور اگر امام کے پیچھے مقتدی بھی سورۃ فاتحہ پڑھے۔ تو یہ حکمِ قرآنی کے سراسر خلاف ہو جائے گا۔ مگر یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ مقتدی اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا۔ بلکہ وُہ سورۃ فاتحہ کو سُنتا بھی جاتا ہے۔ اور دل میں ساتھ ساتھ دوہراتا بھی جاتا ہے

اس لئے اس کے ایسا کرنے سے کوئی شور نہیں پڑتا۔ اور دوسرے پڑھنے اور سننے والوں کے واسطے کچھ خلل اندازی نہیں ہوتی۔ اور اس پر یہ الزام نہیں لگ سکتا۔ کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہے جو قرآن شریف پڑھا جانے کے وقت الغوا فیہ کے الزام کے نیچے آتے ہیں یعنے شور مچانے والے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ طریق فرمایا ہے۔ کہ امام ایک آیت پڑھے اور ٹھہر جائے۔ جب امام خاموش ہو۔ تو مقتدی اسی آیت کو دل میں دہرالیں۔ اس پر عمل کرنے سے تو مطلقاً کوئی اعتراض نہیں رہتا۔

## نیت نماز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی کوئی نیت ظاہری الفاظ میں تکبیر اولےٰ سے قبل نہ کہا کرتے تھے جیسا کہ بعض حنفی مذہب کے پنجابی مسلمان کہا کرتے ہیں۔ کہ نیت کرتا ہوں میں اس نماز کی۔ نماز واسطے اللہ تعالےٰ کے دو رکعت نماز فرض وقت صبح مونہہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ اس قسم کے کوئی الفاظ مونہہ سے نہ بولتے تھے۔ نیت جو کچھ ہوتی تھی دل میں ہوتی تھی۔ صرف اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی اس طرح ظاہری الفاظ میں اپنی نیت کو دہراتا تو آپ اس کو منع بھی نہ فرماتے تھے۔ اور یہ امر کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت بغیر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے ہو گئی۔ حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں لفظ لا صلوٰۃ ہے۔ لا رکعت نہیں۔ جو ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھ سکا۔ وہ دوسری رکعت میں ضرور پڑھے گا۔ اس طرح اس کی نماز تو سورۃ فاتحہ سے خالی نہیں رہے گی۔

## رفع یدین

دونوں ہاتھوں کو ہر تکبیر کے وقت کانوں کی طرف اٹھانا جیسا کہ اکثر اہلحدیث کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا خود نہ کرتے تھے۔ صرف نماز کے شروع ہونے کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی طرف اٹھاتے۔ اس کے بعد پھر کسی اللہ اکبر کہنے کے وقت ایسا نہ کرتے تھے۔ لیکن کرنے والے کو منع بھی نہ کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

## بسم اللہ بالجہر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جب سے ہجرت کر کے قادیان میں رہنے لگے۔ اپنی وفات تک مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ رہے وہ ہمیشہ سورۃ فاتحہ کی بسم اللہ بالجہر پڑھا کرتے تھے لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جب امامت کراتے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب کبھی امامت کراتے بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے۔

## آمین بالجہر

آمین بالجہر جس پر حنفیوں اور وہابیوں کے درمیان خوفناک جنگیں ہوتی رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نہ کراتے تھے۔ لیکن جو لوگ کرتے تھے۔ ان کو کبھی روکتے بھی نہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ کہ بعض اصحاب آمین بلند آواز سے کہہ دیتے۔ اور بعض آہستگی سے دل میں آمین کہتے اور اس کے سبب سے آپس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ دونوں باتیں جائز ہیں۔

## سجدہ

سجدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ اور بازو بدن کے قریب رہتے تھے۔ اور کہنی فرش زمین سے بہت اٹھی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ اور اطمینان اور آہستگی کے ساتھ سجدہ میں جاتے اور اٹھتے تھے۔ جلدی جلدی نہ کرتے تھے۔

## سبابہ

التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر زانوں کے قریب رکھتے تھے۔ ہر دو ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت جڑی ہوئی نہ بہت کشادہ رہتی تھیں۔ سبابہ انگلی ابتدا میں نہ اٹھاتے تھے۔ لیکن جب التحیات پڑھتے ہوئے کلمہ وحدہ لا شریک لہ پر پہونچتے تھے۔ تب انگلیوں کو مٹھی میں کر لیتے اور صرف سبابہ کی انگلی نکلی رہتی۔ جیسا کہ ایک انگلی سے کوئی کسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد پھر ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی طرح پھیلا کر ران پر رکھ لیتے تھے۔

## نماز کے بعد کی دُعا

آپ کی عادت نہ تھی کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ دعا کا اصل وقت تو نماز کے اندر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت انسان اللہ تعالےٰ کے حضور میں اس طرح ہوتا ہے۔ جیسا کہ کوئی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو۔ اور اپنے معروضات کے پیش کرنے کا اسے موقعہ ملے۔ اور جب نماز ختم ہوئی تو پھر ایسا ہے کہ دربار سے باہر آ گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ نماز سے فارغ ہو کر یا تو فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے۔ یا وہیں مسجد میں بیٹھ کر خدام سے باتیں کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی دوست حضرت صاحب کی خدمت میں خاص دُعا کرنے کے واسطے عرض کرتا تو آپ کی عادت تھی۔ کہ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ اور نماز کے اندر دُعا کرتے۔ غالباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ میں ایک دفعہ ایسا سخت بیمار ہوا۔ اور بیماری کے اندر ایک وقت ایسی بے چینی ہوئی۔ کہ میری بیوی نے سمجھا۔ کہ اب میرا آخری وقت ہے وہ اسی وقت روتی چلاتی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہونچی۔ حضور نے میری بیوی کو تھوڑی سی کستوری دی۔ اور فرمایا کہ یہ مفتی صاحب کو کھلا دو اور میں دعا کرتا ہوں۔ اور آپ اسی وقت اٹھ کر وضو کر کے نماز میں مصروف ہو گئے یہ حضرت صاحب کی اس وقت کی دعائیں ہی ہیں۔ جن سے میں اب تک زندہ ہوں۔ اس مشک کے کھاتے ہی میری حالت اچھی ہونے لگی۔ اور چند روز میں بالکل تندرست ہو کر میں نے اخبار بدر کی ایڈیٹری اور مینیجری کا چارج لے لیا۔

فالحمد للہ علیٰ نعمائہ وافضالہ

جب کبھی حضرت صاحب کی خدمت میں کوئی دُعا کی درخواست کرتا تو حضور یہی فرماتے کہ میں دعا کروں گا۔ لیکن شاذ کے طور پر ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ کسی نے عرض کی کہ حضور ابھی دعا کر دیں۔ تو ہاتھ اٹھا کر اس وقت بھی دعا کر دیتے تھے۔

## اپنی زبان میں دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کو جائز سمجھتے تھے۔ کہ نمازی مسنون دعاؤں کے بعد جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہیں اپنی زبان مثلاً اردو یا پنجابی میں بھی دعائیں کرے۔ بلکہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ نماز کے اندر اپنی زبان میں بھی دُعا کیا کرو۔ کیونکہ اس میں انسان اپنے جذبات کو اچھی طرح سے ظاہر کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ کسی دوست نے عرض کی کہ حضور لوگ تو کہتے ہیں کہ نماز کے اندر اپنی زبان بولی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حضور نے ہنس کر فرمایا ان لوگوں کی نمازیں تو پہلے ہی ٹوٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ انہوں نے پنجابی اردو کے بولنے سے کیا ٹوٹنا ہے۔

اپنی زبان میں دعا نمازی کھڑے ہونے کی حالت میں یا رکوع میں یا سجدہ میں بیٹھے ہوئے ہر موقعہ پر کر سکتا ہے پہلے عربی میں مسنون دعائیں پڑھ لی جائیں اور اس کے بعد جتنی دیر چاہے اپنی زبان میں دعا مانگتا رہے۔

# حمائت مرتدین اور مولوی محمد علی صاحب

اہل پیغام اور مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف ہمیشہ شرمناک خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا بغض وکینہ اور غیظ و غضب کبھی فرو نہیں ہوتا۔ آج کل بھی مولوی صاحب یہی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"کیا قادیان کی نیک شہرت اب باقی ہے۔ ذرا غور کرو وہ شہرت قادیان کی جو نیکی اور راستبازی سے حاصل ہوئی تھی کیا وہ اب باقی ہے۔ شائد کوئی کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی لوگ گالیاں دیتے تھے اور برا بھلا کہتے تھے شائد کوئی ناپاک الزام بھی لگاتے ہوں لیکن یہ سب دشمن اور مخالف تھے۔ دشمن ایسا کیا ہی کرتے ہیں۔ کیا دشمن حضرت نبی کریم صلعم کے متعلق جھوٹ اور ناپاک الزام نہیں لگاتے تھے لیکن رنجدہ بات یہ ہے کہ قادیان میں دشمن نہیں بلکہ مرید کہلانے والے زندگیاں وقف کرنے والے جان ومال فدا کرنے والے آج کیا کرتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۳۰ نومبر ۳۸ء)

مولوی صاحب کے اس بیان کو اگر قرآن کریم اور تاریخ مذاہب کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کا سراسر باطل اور خلاف واقعہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ تاریخ مذاہب سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر الہی سلسلے کے خلاف ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہے ہیں، جو پہلے اس میں شامل ہوتے اور پھر ارتداد اختیار کر لیتے رہے ہیں۔ بلکہ بعض اتباع کے دعوی کے باوجود انبیاء علیہم السلام پر بے جا الزامات عائد کرنے میں باک نہیں کرتے رہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے دو عظیم الشان حواری اپنی بدقسمت افراد میں سے تھے۔ چنانچہ انجیل میں مذکور ہے کہ ایک حواری نے آپ کو تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے آپ کے روبرو آپ پر لعنت بھیجی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے بدبخت لوگ موجود تھے چنانچہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے دیگر ہمنوا آپ پر ایمان لانے کے باوجود آپ پر طرح طرح کے بہتان تراشتے رہتے تھے۔ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل کہنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام عائد کرنے والے اور بہتان تراشنے والے بھی یہی بدکردار تھے۔ ان لوگوں نے بھی اسلام کے لئے جان ومال قربان کرنے کا بارہا عہد کیا اور جنگوں میں بھی شامل ہوتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا اور اپنا جان ومال فدا کرنے کا عہد کیا مگر بعد میں وہی عبدالحکیم اپنی بدبختی سے ارتداد اختیار کر گیا۔ اور حضور علیہ السلام کا بدترین دشمن بن گیا۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ عبدالحکیم خاں نے اپنے دوسرے ہم جنسوں کی پیروی کرکے میرے پر الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرامخور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے۔ چنانچہ میرا نام شکم پرست۔ نفس پرست۔ متکبر۔ دجال۔ شیطان۔ جاہل۔ مجنون۔ کذاب۔ بدمست۔ حرامخور۔ عہد شکن۔ خائن رکھا ہے۔ اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔ جو اس کی کتاب المسیح الدجال میں لکھے ہوئے ہیں اور یہی تمام عیب ہیں جو اب تک یہود کا حضرت عیسٰےؑ پر لگاتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۸۲)

اسی طرح میر عباس علی لدھیانوی شروع میں نہایت مخلصانہ خیالات حضور علیہ السلام کی نسبت رکھتا تھا مگر بعد میں آپ کے خلاف کھڑا ہو کر آپ پر الزام تراشنے لگ گیا

الغرض الہی سلسلوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں رہ سکتا کہ ہر سلسلہ میں بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو ایک وقت میں اگر جان ومال فدا کرنے والے تھے۔ تو دوسرے وقت میں جانی دشمن بن گئے اور الزام تراشیوں سے اس سلسلے کو بدنام کرنے میں مشغول ہو گئے پس شیخ عبدالرحمان مصری وغیرہ کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر الزام عائد کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے بعض مرید کہلانے والے آپ پر اور آپ کے متعلقین پر ناجائز الزام عائد کرتے تھے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کے مرید کہلانے والے اور جان ومال فدا کرنے والے الزام عائد کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اسی طرح آج عبدالرحمان مصری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ناپاک الزام عائد کر رہا ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب شیخ عبدالرحمان مصری کو مرید اور جان ومال فدا کرنے والا کہہ کر اس کے الزامات کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ تو انہیں ڈاکٹر عبدالحکیم خان وغیرہ کو بھی مرید کہہ کر اس کے تمام الزامات کو صحیح قرار دینا پڑے گا (ونعوذ باللہ منہا)

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"میرا دل تو کانپ اٹھا۔ آج ہائیکورٹ کا ایک فیصلہ پڑھ کر جس میں ایک مرید کی شہادت درج ہے۔ یعنی شیخ عبدالرحمان مصری کے عدالتی بیان کو اس فیصلہ میں درج کیا گیا ہے۔"

(پیغام صلح)

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے اور معلوم ہے کہ شیخ عبدالرحمان مصری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت سے الگ ہو چکا ہے۔ اور وہ آپ کو خلیفہ نہیں مانتا۔ پس جس دن سے وہ مبائعین سے الگ ہے۔ اسی دن سے اس کا مریدی کا تعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد جو شخص اس کو حضور کا مرید کہتا ہے۔ وہ خیانت سے کام لیتا ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب خارجیوں اور رافضیوں کے ان تمام الزامات کو جو وہ خلفاء راشدین پر عائد کرتے ہیں۔ صحیح قرار دیں گے۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف الزامات عائد کرنے والے حق بجانب تھے اور کیا ان کے الزامات کو اس بنا پر صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت میں شامل سمجھے جاتے اور کسی وقت آپ کے مرید تھے

پس شیخ عبدالرحمان مصری بے شک ایک وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل تھا۔ مگر جب اس کے خیالات میں فساد پیدا ہو گیا۔ اور وہ بیعت سے الگ ہو گیا۔ تو اسے مرید نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ اس کا کوئی بیان ایک مرید کا بیان سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ معمولی عقل و دانش کا انسان بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی اور وہ آئے دن اسے آڑ بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ انکے منہ میں آتا ہے کہہ جاتے ہیں

خاکسار غلام احمد فرخ از کراچی۔

# اہم ملکی حالات اور واقعات



## انڈین نیشنل لبرل فیڈریشن کا اجلاس

انڈین نیشنل لبرل فیڈریشن کا بیسواں سالانہ اجلاس ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بمبئی میں زیر صدارت آنریبل مسٹر پی این سپرو منعقد ہوا صدر نے اپنی تقریر میں فیڈریشن کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کانگرس فیڈریشن کے نفاذ پر کیا قدم اٹھائے گی۔ البتہ مسٹر بوس کا بیان ہے کہ کانگرس سول نافرمانی کرے گی۔ لیکن میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر کانگرس نے سول نافرمانی کی تو اس سے بہت بڑی تباہی ہوگی۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ کانگرس کے سرکردہ لیڈر اس سلسلہ میں خاموش ہیں میرا خیال یہ ہے کہ صوبجاتی حکومتوں کے لئے یہ بہت نامناسب ہوگا کہ وہ تعمیری کام کو ترک کر کے سول نافرمانی شروع کر دیں تدبر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم فیڈریشن میں شامل ہو جائیں اور اس کے اندر رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کریں۔ ہمیں خیال رکھنا چاہئیے کہ فیڈریشن کو تباہ کرتے ہوئے ہم کہیں اپنے آپ کو ہی تباہ نہ کر بیٹھیں۔

ہندوستان کے ڈیفینس کے مسئلہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ڈیفینس کے مسائل ہندوستان کے حوالے کئے جائیں۔ گذشتہ زمانہ میں حکومت کا جو رویہ رہا اس کی وجہ سے ہندوستانی یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں فوجی قوت رکھنے کا مقصد جہاں غیر ملکی اور اندرونی بدامنی سے ہندوستان کو بچانا ہے وہاں اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہندوستان پر برطانوی حکمرانی کو قائم رکھا جائے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ برطانوی حکام اپنے عمل سے اس خیال کی تردید کریں۔ اس کے لئے یہ خیال پیدا کرنا چاہئیے کہ ہندوستان دوسری نوآبادیات سے مختلف نہیں۔ اگر برطانیہ چاہے کہ فوج میں وہ عملی حکومت قائم کرے جس میں ہندوستان کو کم اختیارات حاصل ہوں تو ہم اسے منظور نہیں کر سکتے اس محکمہ کو ایک ہندوستانی ممبر کے سپرد کرنا چاہئیے۔ اور اس کے ساتھ غیر سرکاری اصحاب کی اکثریت رکھنے والی ایک کمیٹی بھی مرتب کرنی چاہئیے۔ جو قوم سے تعلق رکھنے والے معاملات میں حکومت کو مشورہ دے۔ لیجسلیچر کو حق ہونا چاہئیے کہ وہ ایک خاص حد تک فوجی بجٹ پر بحث کر سکے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کامل آزادی ہمارے ملک کا حق ہے لیکن درجہ نوآبادیات بھی عملی طور پر مکمل آزادی سے مختلف نہیں۔ جنگ وجدل کی اس دنیا میں جہاں جمہوری حکومتوں کے لئے کوئی تحفظ کی صورت نہیں۔ برطانوی دولت عالیہ کے اندر رہتے ہوئے ہم زیادہ محفوظ ہونگے۔ اور اس سے متحدہ محافظت کا اصل پورا ہو سکے گا۔

## ہندو خواتین کی کانفرنس

ڈیرہ دون میں ۳۰ دسمبر کو مہادیوی کنیا گوروکل کا گیارھواں سالانہ جلسہ ہوا شریمتی کستورا بائی گاندھی صدر جلسہ تھیں شریمتی رمیشوری نہرو نے ایڈریس پڑھتے ہوئے لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت کی اور بتایا کہ ہاتھ سے کام کرنا سکولوں اور کالجوں میں برا سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ دیگر ممالک میں بڑے بڑے پروفیسر اپنے ہاتھ سے مکان بنا لیتے ہیں اور آپ نے ایسے مکانات خود ولایت اور آسٹریلیا میں دیکھے ہیں۔

ہندو مستورات کی کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان میں پہلے میں تعلیم یافتہ لڑکیوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ ایسے مرد کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیں۔ جس کی پہلی بیوی زندہ ہو۔ جو لوگ اس اپیل پر دھیان نہ دیں۔ ان کے خلاف سوشل بائیکاٹ کرنے کی دھمکی دی گئی دوسرے ریزولیوشن میں لڑکیوں کے سرپرستوں سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ انہیں کالجوں کی ناپسندیدہ اور نقصان دہ فضا سے محفوظ رکھیں۔ تیسرے میں سینما جانے کی عادت کی مذمت کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کئی آباد گھرانے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ ایک قرارداد کے دوران میں موجودہ طریق تعلیم پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ نصاب تعلیم لڑکیوں کو خوش پوش گڑیاں بنا سکتا ہے لیکن ان کی ذہنی اور دماغی قابلیتوں کو نشوونما نہیں دے سکتا

## لوکل سیلف گورنمنٹ کانفرنس کا اجلاس

آل انڈیا لوکل سیلف گورنمنٹ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی۔ ایم۔ ایل۔ اے نے کہا۔ ہم سب کو چاہئیے۔ کہ ہم اپنے آپ کو ہندوستانی خیال کریں۔ اور ہندوستانی ہی کہلائیں میں تمام پراونشل گورنمنٹوں کے سامنے یہ تجویز پیش کروں گا۔ کہ جب سکولوں میں لڑکے لڑکیاں داخل کی جائیں۔ تو ان کی ذات پات اور مذہب وغیرہ نہ لکھا جائے بلکہ سب کو ہندوستانی لکھا جائے۔

فرقہ وارانہ طریق انتخاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جداگانہ طریق انتخاب جمہوری طرز حکومت کے اصول کے سراسر خلاف ہے سوشل سروس ٹیکسیشن اور اقتصادی مسائل کے معاملہ میں جب کوئی مذہبی اختلاف روا نہیں رکھا جاتا۔ تو انتخابات کے معاملہ میں کیوں رکھا جاتا ہے۔ کسی گورنمنٹ کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح مفلسی اور بے روزگاری کو دور کیا جائے۔ ہندوستان میں تو مفلسی اور بیکاری کا مسئلہ نہایت ہی بھیانک صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ لاکھوں آدمیوں کو ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔

سیاسی شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے سول نافرمانی کرنے کی دھمکی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ تحریک سب سے پہلے مہاتما گاندھی نے چلائی۔ اور لوگوں کو سکھائی یہ تحریک ہندوستان کے کاز کے لئے برطانوی امپریلزم کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے شروع کی گئی ہے۔ اب اسی حربہ کو اپنی منتخب حکومتوں کے خلاف استعمال کرنا نہ تو مناسب ہے۔ اور نہ ہی یہ جمہوری اصول کے مطابق ہے۔ اگر اقلیتوں کو کوئی شکایت ہے۔ تو بیلٹ بکس ان کے لئے کھلے ہیں یعنی وہ انتخابات میں ایسے امیدواروں کو کامیاب کرا سکتی ہیں۔ جو ان کے مفاد کی حفاظت کریں۔

## پنڈت جواہرلال کی ایک تازہ تقریر

۳۰ دسمبر فیض آباد میں یوپی۔ پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے پنڈت جواہرلال صاحب نے ایک تقریر کی جس میں اول بین الاقوامی سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا سپین۔ فلسطین۔ اور چین کے ممالک میں امپریلزم کے خلاف جنگ لڑی جا رہی ہے جو ہماری تحریک آزادی کا حصہ ہے۔ فلسطین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ متشددانہ حکمت عملی کو اختیار کر کے برطانیہ خود اپنی قبر کھود رہا ہے۔

کانگرس کے خلاف مسلم لیگ کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کانگرس کے خلاف تمام الزامات بے بنیاد اور گمراہ کن ہیں۔ جب میں مسلم لیگی لیڈروں کی تقریریں پڑھتا ہوں تو میرا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے کہ ذمہ دار

## ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورتیں دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (ع۸؍) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مہر دعرف مہر سنگھ ولد نرائن ذات لوہار سکنہ ارگووال حال اچیانوال تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۱/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۲/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ اسمٰعیل ولد الاہی ذات گوجر سکنہ چنر پور۔ تحصیل دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۷/۳/۳۹ مقرر کی ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خاں سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ رجب علی ولد پھنہا ذات جٹ سکنہ کلیانپور تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۸/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۸/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ رحمت علی ولد ننھو ذات اوان سکنہ بلہڈہ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۹/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جلال الدین ولد کریم بخش ذات جٹ سکنہ بریالہ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶/۳/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خاں سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ شنکر داس ولد ارجن و منگت رام ولد راج مل ذات چاہنگ سکنہ بارٹی تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۴/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خاں سربلند خاں صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ محمد حسین ولد میراں بخش ذات راجپوت ساکن عمرپور۔ حسینا ولد سلطانا ذات راجپوت سکنہ عمرپور حال وارد مہتاپور تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹/۱۲/۳۸ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ۱)

### قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سومنو ولد سادھو ذات چمار سکنہ کالووال تحصیل دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۱/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

# ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

**دہلی** یکم جنوری۔ نوروز کے سلسلہ میں خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے۔ پنجاب میں خطابات پانے والے بہ نسبت دیگر صوبجات کے زیادہ نظر آتے ہیں۔ خان بہادر نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ سی۔ بی۔ ای۔ سر لیاقت خان صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کے۔ بی۔ ای۔ مسٹر ڈارلنگ فنانشل کمشنر پنجاب کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور نواب شاہنواز خان صاحب آف ممدوٹ سر بنا دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ سالوں کی نسبت امسال فہرست خطابات چھوٹی ہے۔ اور اس کی وجہ ہندو اخبارات کے نزدیک یہ ہے۔ کہ کانگرسی حکومتوں نے کسی کی سفارش نہیں کی تھی۔ گو فہرست میں کانگرسی صوبوں کے بعض لوگوں کے نام موجود ہیں۔

**بنوں** یکم جنوری۔ بنوں ٹانک روڈ پر ڈاکوؤں نے کل پھر دو لاریوں کو لوٹ لیا۔ ایک لاری میں چھ ہزار روپیہ کی چینی تھی۔ جسے وہ لے گئے۔ مسافروں کا تمام مال و اسباب بھی لوٹ کر لے گئے۔ نیز ایک ہندو کو بھی اغوا کر لیا۔

**ٹراونکور** یکم جنوری۔ ریاست ٹراونکور کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ فصلوں کی خراب حالت کے پیش نظر مالیہ میں پانچ لاکھ روپیہ کی معافی دیدی گئی ہے اور اس سے وہ لوگ بھی مستفید ہونگے جو اپنے واجبات ادا کر چکے ہیں۔

**ناگپور** ۳۱ دسمبر۔ کانگرس کی طرف سے ہندو مہاسبھا کو فرقہ وار جماعت قرار دینے کے خلاف بطور پروٹسٹ ایک سرگرم کانگرسی نے کانگرس کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

**پراگ** یکم جنوری۔ معاہدہ میونک کے رو سے چیکوسلواکیہ کو جو نقصان پہنچا ہے اس کے اعداد و شمار سرکاری طور پر شائع کر دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بدنصیب ملک اپنی ایک تہائی آبادی سے محروم کر دیا گیا ہے جس میں سے قریباً بیس لاکھ لوگ صنعت و حرفت پیشہ ہیں ۹۰۶ رقبہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

**مدراس** یکم جنوری۔ فیڈریشن کی مخالفت کے لئے ایک جلسہ یہاں ہو رہا تھا۔ اس میں تقریر کرنے کے لئے جب وزیر اعظم مدراس کھڑے ہوتے تو ایک شخص نے انہیں مارنے کے لئے پتھر اٹھایا۔ لیکن پولیس نے اسے فوراً گرفتار کر کے جلسہ سے نکال دیا۔

**دہلی** یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سیاسی صورت حالات میں کوئی تغیر رونما ہو رہا ہے کہ جس کے پیش نظر وائسرائے ہند نے ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کو کلکتہ بلایا ہے اور ۴ جنوری کو وہیں اجلاس منعقد ہوگا۔

**برلن** یکم جنوری۔ ہر ہٹلر کی طرف سے ایک نیا اعلان جاری کیا جا رہا ہے جس کے رو سے جرمنی میں چرچ کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے گی۔ ہٹلر چاہتا ہے کہ اس کروڑوں روپیہ کو جنگی تیاریوں میں صرف کرے۔ پوپ کی طرف سے اس حکم کی سخت مخالفت کی گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اعلان دونوں میں جھگڑا پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

**بمبئی** یکم جنوری۔ سیٹھ جمنالال بجاج کے ریاست جے پور میں داخلہ پر جو پابندی عائد کی گئی ہے جے پور پرجا منڈل نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر اسے دور نہ کیا گیا۔ تو ستیہ گرہ شروع کر دیا جائیگا۔ اور وہی حالات پیدا کر دئے جائیں گے۔ جو ریاست راجکوٹ میں پیدا ہوئے ہیں۔

**رنگون** یکم جنوری۔ ضلع پرُوم کے ایک قصبہ کی میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت سخت گیرانہ قوانین کو منسوخ نہ کرے تو تمام ممبر مستعفی ہو جائیں۔

**برلن** یکم جنوری۔ ہٹلر نے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۹۳۹ء کے پروگرام کی وضاحت کی ہے جس کے دوران میں لکھا ہے کہ میں ان جرمن سپاہیوں کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے گذشتہ سال جرمنی کے لئے کامیابی حاصل کی ہے۔ گذشتہ سال قیام امن کے لئے مسولینی نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہم اسے خراج تحسین ادا کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ جرمن اخبارات اس سلسلہ میں لکھ رہے ہیں۔ کہ جس وقت تک امریکہ کی سیاسیات پر یہودیوں کا اثر غالب ہے اس وقت تک اس کے ساتھ جرمنی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہو سکتے۔

**لاہور** یکم جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوری ہی میں اسمبلی کے اجلاس پنجاب بارگنگ بل کی ہی نذر ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ دن جو غیر سرکاری کام کے لئے ہیں۔ ان میں بھی اسی بل پر بحث جاری رہے گی۔

**لاہور** یکم جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ اسمبلی میں ایک بل پیش کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام صوبہ میں نئی پنچایت کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ اور ان کے اختیارات میں بھی توسیع کی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب درجنوں پنچایت افسر بھی گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کئے جائیں گے۔ اور نئے پنچایت ایکٹ کا دیوانی عدالتوں پر بہت اثر پڑیگا۔

**امرتسر** یکم جنوری۔ گورمکھی اخبار کرتی لہر نے مقدمہ فتح وال کے سلسلہ میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس پر اس کے ایڈیٹر کو ہائیکورٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ کیوں نہ توہین عدالت کا مقدمہ اس پر چلایا جائے۔

**لنڈن** ۳۱ دسمبر۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے کنزرویٹو پارٹی کے نام اپنے پیغام میں انتخابات کے متعلق جو کچھ اشارہ کیا ہے اس سے اس قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں عین ممکن ہے کہ انتخابات آئندہ موسم بہار میں ہوں مگر اس کا دارومدار یورپ کی صورت حالات پر ہے۔ اور روم میں مسٹر چیمبرلین اور مسولینی میں بات چیت کے بعد کچھ پتہ لگ سکیگا۔





عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی